Al-Mīthāq*Research Journal of Islamic Theology*
ISSN: 2791-0989 P, 2791-0997 E
Volume 03, **Issue** 01, January-June 2024, **PP**: 144-152
Open Access at:https://almithaqjournal.org/

Article QR

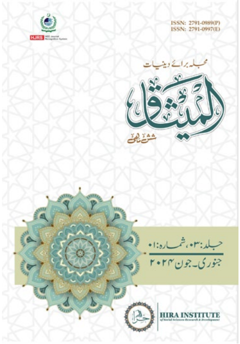

موضوعاتِ سیرت کی ندرت: ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری کا اختصاصی مطالعہ

Novel Aspects in the Themes of Sīrah: An Analytical Study of the Biographical Works of Dr. Muḥammad Yāsīn Maẓhar Ṣiddīqī

1. Dr. Riffat Awais riffatawais48@gmail.com	*Vice Principal, Government Associate College, Sanglahill.*
2. Rimsha Khalid rimshakhalid19983march@gmail.com	*M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad.*
3. Prof. Dr. Humayun Abbas drhumayunabbas@gcuf.edu.pk	*Dean, Faculty of Islamic and Oriental Learning, Government College University, Faisalabad.*

How to Cite: Dr. Riffat Awais, Rimsha Khalid and Dr. Humayun Abbas. 2024: "Novel Aspects in the Themes of Sīrah: An Analytical Study of the Biographical Works of Dr. Muḥammad Yāsīn Maẓhar Ṣiddīqī". *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01): 144-152.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
24-05-2024	20-06-2024	25-06-2024

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Authors declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

موضوعاتِ سیرت کی ندرت:ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی سیرت نگاری کا اختصاصی مطالعہ

Novel Aspects in the Themes of Sīrah: An Analytical Study of the Biographical Works of Dr. Muḥammad Yāsīn Maẓhar Ṣiddīqī

1. **Dr. Riffat Awais**
   Vice Principal, Government Associate College, Sanglahill.
   riffatawais48@gmail.com
2. **Rimsha Khalid**
   M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad.
   rimshakhalid19983march@gmail.com
3. **Prof. Dr. Humayun Abbas**
   Dean,
   Faculty of Islamic and Oriental Learning, Government College University, Faisalabad.
   drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Abstract:

The life of the Holy Prophet *Muḥammad* (ﷺ) has been declared by Allah Almighty as the quintessential model for all of humanity. Consequently, the study and composition of the Prophetic biography (*Sīrah*) hold significant honor and importance for Muslims. While numerous scholars have contributed extensively to this field, *Dr. Muhammad Yāsīn Maẓhar Ṣiddīqī* stands out as a distinguished contemporary biographer. *Dr. Ṣiddīqī* diverged from traditional methodologies and introduced innovative thematic approaches in his *Sīrah* writings. His work comprehensively explores the social, cultural, and practical dimensions of the Prophet's life, with a particular focus on the Meccan period. Contrary to the commonly held view of limited information about this era, *Dr. Ṣiddīqī* emphasizes its foundational significance to Islamic thought and civilization, proposing it as a complete model for contemporary Muslim minorities. His distinctive style and thematic focus represent a notable advancement in *Sīrah* studies, demonstrating a commitment to both innovation and scholarly rigor in biographical research.

Keywords: *Sīrah, Biography, Traditional Methodologies, Contemporary, Islamic Thought and Civilization.*

تعارف

سیرتی ادب میں ابنِ ہشام کی "السیرۃ النبویۃ ﷺ" کو بنیادی مصدر کی حیثیت حاصل ہے۔ان کے بعد اکثر سیرت نگاروں پر انہی کے منہج واسلوب کا رنگ غالب رہا ہے۔اس طریقہ کار میں رسالتِ مآب ﷺ کی پیدائش یا اس سے قبل کے چند حالات و واقعات سے آغاز کیا جاتا ہے اور رسول ﷺ کی بعثت سے قبل کے بعض اہم حوادث، پھر مکی زندگی اور مدنی زندگی بیان کرتے ہیں۔اکثر کتبِ سیرت میں یہی بیانیہ اور تاریخی طرزِ تحریر رہا ہے البتہ عصر جدید میں موضوعاتی سیرت کا رجحان پیدا ہوا تو کئی اہلِ علم و دانش نے اسے اپنے لیے پسند کیا کہ سیرت النبی ﷺ کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا جائے۔اس حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کا نام منفرد حیثیت کا حامل ہے۔بقول پروفیسر محمد سمیع اختر فلاحی انہوں نے سیرت نگاری میں نئی جہات اور اچھوتے موضوعات کی طرف محققین کی توجہ دلائی اور سیرت نگاری کو ایک زندہ اور عملی موضوع بنادیا جس میں ہر آن تحقیق و جستجو

سے ہماری عملی زندگی میں رہنمائی ملتی رہے گی۔[1] موصوف نے موضوعاتِ سیرت میں جو جدت وندرت پیدا کی ہے سیرت نگاری میں اس کی مثال ملنا کم یاب ہے۔ ان کے جدید مطالعاتِ سیرت کو مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا جاسکتا ہے:

روایتی اسلوبِ سیرت نگاری سے گریز

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کی شخصیت کا انفرادی و امتیازی پہلو یہ تھا کہ انھوں نے روایتی طرزِ سیرت نگاری اور تاریخی بیانیہ سے کنارہ کش ہو کر موضوعاتی سیرت کا اسلوب اختیار کیا۔ وہ نہ صرف اس اسلوبِ مطالعہ کے ہر دم داعی وعامل تھے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ روایتی طرزِ مطالعہ کے تاریخی بیانیہ کے سخت ناقد بھی تھے۔ موصوف اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> مورخ وسیرت نگار مسعودی کا تبصرہ کم از کم مشرقی اور مسلم سیرت نگاروں اور تاریخ نویسوں کے حق میں بڑا حقیقت پسندانہ ہے کہ ان کے نزدیک تاریخ یا سیرت نگاری محض واقعات کی کھتونی ہے۔ بالعموم ہمارے سیرت نگار حیاتِ نبوی ﷺ کے واقعات و کوائف، سوانح و حوادث اور حالات و سوانح بیان کرتے چلے جاتے ہیں اوراس میں تاریخی ترتیب و زمانی تسلسل کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ طرزِ نگارش امامانِ سیرت ابن اسحاق وابنِ ہشام نے ڈالی تھی جو کورانہ تقلید کے باعث مقبولِ عوام وخواص ہوئی۔ سہل انگاری اور فن کے تقاضوں سے ناواقفیت نے ان کی کتابِ سیرت کے مواد و طریق دونوں تک مشرقی سیرت نگاروں کی مساعی کو محدود کر دیا بعض اصحاب نے کہیں کہیں دوسری بعض کتبِ سیرت کے مواد وطرز تحریر کے پیوند ضرور لگائے مگر ان کی طریقت وشریعت سیرت نگاری وہی قدیم رہی۔ اب زیادہ مقبول و متداول رواج یہ ہے کہ دو چار کتابوں کی بنیاد پر دفاتر سوانح اور کتب سیرت کے انبار لگائے جارہے ہیں جن میں کچھ بھی ان کا اپنا نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ مستعار اور ماخوذ ہوتا ہے۔[2]

مطالعہ سیرت کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کا موقف یہ تھا کہ سیرت کا مطالعہ تحلیل وتجزیہ کی بنیاد پر موضوعاتی انداز میں کیا جائے تاکہ سیرت نبوی ﷺ کے نئے نئے گوشے سامنے آسکیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اصل میں مغربی دنیا کے لوگوں نے جو چلن نکالا ہے وہ ہم کو اختیار کرنا چاہیے، موضوعاتی سٹڈی آف ہسٹری ہونی چاہیے، یعنی موضوعاتی اعتبار سے تحلیل وتجزیہ کی بنیاد پر سیرت کی سٹڈی ہوگی تو نئی نئی جہتیں سامنے آئیں گی اور نئی چیزیں نکلتی جائیں گی۔[3] ان کی کتب اور مقالات اس امر کا عملی ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنی تحریروں سے سیرت کے جن گوشوں سے متعارف کرایا ان سے پہلے ایسی واقفیت ہرگز نہ تھی۔

سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی گوشوں کی راہنمائی

رسولِ کریم ﷺ کی ذاتِ طیبہ پوری نوعِ انسانی کے لیے کامل ترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی ہستی اپنے اخلاق وصفات، مزاج وکردار، عبادات ومعاملات، تمناؤں اور جذبات، نشست وبرخاست، گفت وشنید اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں عملی اسوہ کی حامل ہے۔ آپ ﷺ کا وجود قرآنِ ناطق کی حیثیت رکھتا تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ کے شب و روز کی زندگی، اعمال و اخلاق، معیشت و معاشرت اور سیاست و قضا کے تذکرے کئے بغیر سیرت نگاری نامکمل ہے۔ ڈاکٹر صدیقی کی تحریروں سے اس بات کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ سیرتِ سرورِ دوعالم ﷺ کی وسعت وگہرائی کا ادراک کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

> سیرت ایک وسیع اور ہمہ گیر موضوع ہے جس میں بہت سی چیزیں آسکتی ہیں ایک طرف سیرتِ نبوی ﷺ کا تعلق قران مجید سے ہے اور دوسری طرف حدیث مبارکہ سے، تیسری طرف سماجیات سے

اور تاریخ سے، چوتھی طرف علوم وفنون سے ہے۔[4]

سیرت النبی ﷺ کی عملی اہمیت کے پیشِ نظر انھوں نے متعدد پہلوؤں پر قلم آزمائی کی ہے جیسے کہ ان کی مندرجہ زیل کتب و مقالات سے واضح ہوتا ہے:

- عہدِ نبوی ﷺ میں اختلافات، جہات، نوعیتیں اور حل۔
- سنتوں کا تنوع۔
- فکرِ اسلامی کی تشکیل سیرتِ نبوی ﷺ کے تناظر میں۔
- اسلام میں ربا کی تحریم-مختلف جہات کا تنقیدی تجزیہ۔
- اسلامی جھاڑ پھونک-احادیث کا مطالعہ۔
- اسلامی ریاست کے قیام کے بعد مسلم اقلیتیں۔مسائل ومشکلات۔

ان کے علاوہ موصوف کی کئی تحریریں زندگی کے فطری وعملی پہلوؤں کی رہنمائی کرتی ہیں۔

عہدِ مکی کے مطالعات

مکی دورِ حیات کو شریعتِ اسلامیہ میں بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے بغیر سیرتِ نبوی ﷺ کا ذکر نامکمل ونادرست ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام سیرت نگاروں نے کتبِ سیرت کا آغاز مکی عہد سے ہی کیا ہے البتہ ڈاکٹر صدیقی اس حوالے سے ماقبل کتبِ سیرت کو تنقیدی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مؤلفینِ سیرت نے مکی دورِ حیات کے ساتھ منصفانہ رویہ اختیار نہیں کیا، اس کے مقابلے میں مدنی دورِ حیات کو اس قدر درخشاں، تابندہ اور خیرہ کن بنا کر پیش کیا ہے کہ مکی عہد کے حقائق چھپ کر رہ گئے ہیں۔ ان کے مطابق مؤلفینِ سیرت کے اس رویے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مکی عہد کی اہمیت، کارسازی اور تعمیرِ عہد مردم سے کماحقہ آگاہ نہیں تھے۔[5]

سیرت نگاروں کے اس رویے سے کئی طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اور عامتہ الناس کے ساتھ ساتھ کئی اہل علم بھی تذبذب کا شکار ہوئے۔ موصوف اس پر تنقید کرتے ہوئے بعض چیزوں کی طرف نشاندہی کرتے ہیں۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

> آغازِ بعثتِ نبوی ﷺ اور ابتدائے نزولِ قران کریم کے درمیان جو چھ ماہ کا فرق زمانی پایا جاتا ہے بالعموم اس کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث، رؤیائے صادقہ اور حدیثِ نبوی ﷺ کہ رؤیائے صادقہ نبوت کا چھیالیسواں جزو ہیں اور متعدد روایات واحادیث ثابت کرتی ہیں کہ بعثت نبوی ﷺ 12 ربیع الاول کا واقعہ ہے اور قرآنِ مجید کی تنزیل کا آغاز اسی سال رمضان المبارک کی لیلۃ القدر کا معاملہ ہے۔ اسی طرح فترہ کے بعد دوبارہ نزولِ قرآنی سے رسالت وتبلیغ کا آغاز ہوتا ہے جب کہ ہمارے سیرت نگار دونوں کو متصل واقعات کی حیثیت سے بیان کر دیتے ہیں۔ حضرت ورقہ بن نوفل اسدی سے رسول اللہ ﷺ کی ایک یا اولین ملاقات تنزیلِ قران کے اولین واقعہ کے بعد حضرت خدیجہ کی تحریک پر بیان کی جاتی ہے حالانکہ ابن اسحاق، ابنِ ہشام اور سہیلی وغیرہ اہلِ سیر اور دوسرے مآخذ سے ان دونوں بزرگانِ کرام کی ملاقاتوں کے ایک سلسلے کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت ورقہ کی وفات کا واقعہ عہدِ تبلیغ کا ہے جب کہ اسے اولین تنزیلِ قرآن کے معاً بعد کا معاملہ بتایا دیا جاتا ہے۔[6]

سیرت نگاروں کی عمومی تقسیم جو کہ قبل از بعثت اور بعد از بعثت کی بجائے قبل از اسلام اور بعد از اسلام کی صورت میں سامنے آتی ہے اس سے شریعت اسلامی سے متعلق لوگ تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے موصوف بیان کرتے ہیں کہ شرم ناک حقیقت یہ ہے کہ غالب اکثریت مکی دور میں شریعت اسلامی کے وجود و ظہور کی منکر و متردد ہے۔ اسی بنا پر اکثر سوالات اٹھائے جاتے ہیں کہ آپ ﷺ کس شریعت کی پابندی کرتے تھے؟ آپ ﷺ کا اعتکاف کرنا، روزے رکھنا، صدقہ کی ادائیگی اور حج و عمرہ کی بابت اکثر قدیم و جدید سیرت نگار قیاسات و منکرات کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے ہیں۔[7]

ڈاکٹر صدیقی نے بالخصوص مکی عہد کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ ان کے نزدیک مکی عہد آج بھی تمام عالم میں مسلم اقلیتوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اس حوالے سے اپنی کتاب "مکی اسوہ نبوی ﷺ" میں لکھتے ہیں:

> سیرتِ نبوی ﷺ کے مکی دور کا مطالعہ اسی اقلیتی نقطہ نظر سے اس کتاب میں کیا گیا ہے۔ روایات و واقعات سب وہی ہیں۔ چند کا اضافہ ضرور ہے مگر ان کو صحیح تناظر میں رکھنے سے صورت حال یکسر تبدیل ہو جاتی ہے اور اسلام کا اقلیتی کردار سامنے آ جاتا ہے۔ اس ترتیب واقعات اور تنظیم سیرتِ نبوی ﷺ سے تمام عالم میں پھیلی ہوئی مسلم اقلیتوں کے لیے ایک آئینہ ایام حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے خاص احوال وظروف کے مطابق سیرتِ نبوی ﷺ سے ہدایت حاصل کر کے زندگی کا اسلامی طریقہ اپنا سکتے ہیں اور بطور اقلیت اپنا ملی تشخص قائم اور استوار رکھنے کے علاوہ یہ بھی نصیحت پا سکتے ہیں کہ کس طرح اقلیت سے اکثریت میں، کیونکر محکومی سے حکمرانوں میں بدل سکتے ہیں۔ مکی و مدنی ادوارِ سیرت میں یہی حکمتِ الٰہی مضمر ہے۔[8]

ڈاکٹر صدیقی نے مکی عہد کے مطالعہ کے حوالے سے کئی کتب و مقالات کا ورثہ چھوڑا ہے جن سے اس عہد کا حقیقی نقشہ سامنے آتا ہے۔ اس حوالے سے ان کی مندرجہ ذیل کتب و مقالات نمایاں حیثیت رکھتے ہیں:

- مکی عہد میں اسلامی احکام کا ارتقاء
- خطباتِ سرگودھا- سیرتِ نبوی ﷺ کا عہدِ مکی
- مکی اسوہ نبوی ﷺ- مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل
- سیرتِ ابنِ اسحاق میں مکی احادیث
- اسلام کی حفاظت واشاعت میں نجاشی کا کردار
- مکی مواخات اسلامی معاشرے کی اولین تنظیم
- مکی مواخات کی توقیت
- مکی عہدِ نبوی ﷺ میں مسلم آبادی
- مکی اسلام کی تفہیم
- امام المحسنین ﷺ کا سفر طائف

ان کے علاوہ موصوف کی دیگر کئی تحریریں مکی دورِ حیات کی صحیح تفہیم کے لیے مفید و معاون ہیں اور یہ سرمایہ ان کی امتیازی حیثیت کو نمایاں کرتا ہے۔

سماجی مطالعہ سیرت

سماجیات کا سیرتِ نبوی ﷺ سے گہرا تعلق ہے۔ اس لیے کہ ہر انسانی معاشرہ بعض رسم ورواج اور اصول کی بنا پر ہی وجود رکھتا ہے یہ الگ بات ہے کہ بعض رسوم ورواج اور سماجی اصول صحیح اور بعض عقل وشرع کے مخالف ہوتے ہیں۔ انبیاء کی بعثت بھی اسی غرض سے ہوئی کے سماجی بگاڑ کو ختم کر کے پر امن اور احکام الٰہی کے متبع معاشرے کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔ سیرتِ خاتم النبیین ﷺ کے حوالے سے یہ بات کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیے کہ سیرتِ طیبہ کے سماجی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کیے بنا عصر حاضر میں معاشرتی فلاح اور فرد اور معاشرے کی کردار سازی ممکن ہی نہیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر ڈاکٹر صدیقی لکھتے ہیں:

> سیرت نگاری سے متعلق یوں تو ہر قسم کی معلومات سرمہ بصیرت ہے لیکن سماجی معاملات، معاشرتی امور اور تہذیبی چیزیں معاصر مسلم سماج کے لیے ناگزیر بن گئی ہیں۔ اس لیے بھی کہ مسلم معاشرے روز بروز منہاجِ نبوت سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ جوں جوں ہم مسلمان عہدِ نبوت اور عہد آخیر سے دور ہوتے جارہے ہیں، توں توں ہماری بدعملی، سنت سے دوری اور اسوہ نبوی ﷺ سے بیزاری بڑھتی جارہی ہے خیر پر شر غالب آرہا ہے، سنت کی جگہ من شاہی روایت لے رہی ہیں اسلام کی بجائے جاہلیت قوت پکڑ رہی ہے۔[9]

موصوف نے کتب ومقالات کے ذریعے حیاتِ طیبہ کی مختلف سماجی جہات کو واضح کیا ہے جس سے ایک طرف عرب سماج کی صحیح تصویر ہمارے سامنے آتی ہے تو دوسری طرف سیرت سے استفادہ کی عملی صورت پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ان کی کتاب "نبی اکرم ﷺ اور خواتین: ایک سماجی مطالعہ" میں عہدِ رسالت مآب ﷺ کی خواتین کے عملی کردار کو واضح کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صحابیاتِ رسول ﷺ ایک طرف اپنی عائلی وخانگی ذمہ داریاں نبھاتیں تو دوسری طرف اعلاء کلمۃ اللہ اور غلبہ دین کے تعلق سے ہونے والی کوششوں میں حصہ لیتی تھیں۔ آپ ﷺ نے دعوت کے ہر مرحلے میں صحابیات کی تعلیم وتربیت پر توجہ فرمائی اور ان کی فکری صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ ڈاکٹر صدیقی اس حوالے سے روایتی سیرت نگاروں پر نقد کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

> عام طور پر روایتی سیرت نگاروں نے حتی کہ اردو محققین سیرت میں سے بیشتر نے خواتین حرمین وعرب کے بارے میں کم نگہی اور صرف نظری کا رویہ اپنایا ہے اور سماج میں ان کے سماجی ودینی، تمدنی عملی اور اقتصادی اور دوسرے کرداروں کا ذکر ہی نہیں کیا ہے، خواتین کی جہت سیرت نگاری اس کوتاہی کے ازالہ کی کوشش ہے۔[10]

اس کے علاوہ ان کے مندرجہ ذیل موضوعات سیرت کے سماجی مطالعے کے حوالے سے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں:

- عہدِ مکی میں تحنث کی اسلامی روایت
- عہدِ نبوی ﷺ میں سماجی تحفظ کا نظام جوار کی روایت
- عہدِ نبوی ﷺ میں رضاعت
- دعوتِ نبوی ﷺ پر تجارتی ندیموں کا دینی رویہ
- مکی عہد میں تجارتی معاہدوں کی قریشی روایت

ان مقالات میں موصوف نے عرب سماج کی بعض اہم روایات پر مفصل بحث کی ہے جس سے عرب سماج میں یکجہتی اور مدد ونصرت کے جذبے کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ اسی طرح مختلف قبائل کے آپسی تعلقات کو واضح کرنے کے لیے موصوف نے اہم ورثہ

چھوڑا ہے جیسے کہ:

- عہد نبوی ﷺ میں قریش و ثقیف تعلقات
- بنو ہاشم اور بنو امیہ کے معاشرتی تعلقات

موصوف کی ان علمی تحریروں سے ان کے نزدیک سماجی مطالعہ سیرت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

تہذیبی و تمدنی مطالعہ سیرت

اسلامی تہذیب تاریخ عالم میں منفرد حیثیت کی حامل تہذیب ہے۔ یہ تہذیب اپنے منفرد اصولوں کی بنا پر ایک جداگانہ مدنیت کو وجود بخشتی ہے۔ اس تہذیب تمدن کا آغاز و بنا چونکہ خطہ عرب ہے اس حوالے سے اپنے اندر عرب کی بعض روایتی خصوصیات بھی شامل کیے ہوئے ہے اور بعض فطری و آفاقی اصول بھی اس کا حصہ ہیں ڈاکٹر صدیقی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> اسلامی تہذیب و تمدن بالخصوص نبوی ﷺ عہد کے تمدن کے دو پہلو نہایت اہم ہیں۔ ایک آفاقی و عالمی پہلو ہے اور دوسرا مقامی و علاقائی پہلو ہے۔ عہد نبوی ﷺ کا تمدن اپنی بنیاد و نہاد میں عربی اسلامی تمدن ہے جس میں عربی مقامی روایات بھی موجود ہیں ان خالص اسلامی مقامی روایات و ظواہر میں سے بھی بعض میں اسلامی آفاقیت موجود ہے اور وہ اقدار و اصول کی طرح تمام مسلمانوں کے لیے اگر لازمی نہیں بنتی ہیں تو پسندیدہ و مسنون ضرور قرار پاتی ہیں خالص مقامی عربی رسوم میں آفاقیت نہیں ہے۔[11]

سیرتِ نبوی ﷺ کے تہذیبی و تمدنی مطالعات میں ڈاکٹر صدیقی دوسرے سیرت نگاروں سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے تمدن کو بیان کرنے کے لیے "عہدِ نبوی ﷺ کا تمدن" جیسی عظیم تصنیف لکھی ہے، سیرتی ادب میں اس کی مثال ملنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ موصوف اس حوالے سے ماقبل سیرت نگاروں کے اس خیال کی تردید کرتے ہیں کہ عرب اسلام سے قبل تمدن سے عاری تھے اس بحث میں علامہ شبلی پر نقد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> عربوں کی قبائلی زندگی اور ان کی سیاسی و سماجی ابتری کا ایک شاخسانہ یہ نکالا گیا کہ ان کو تمدن سے ہی عاری قرار دیا گیا۔ مولانا شبلی نعمانی جیسے عبقری سیرت نگار کو بھی تسامح ہو گیا۔ انہوں نے صرف لسانی اسباب و عوامل کی بنا پر عربوں اور قریش مکہ کے تمدن سے نابلد رہ جانے کا نظریہ پیش کیا وہ متمدن اقوام کی قربت کی بنا پر یمن اور شام و عراق وغیرہ کے سرحدی علاقوں کے لوگوں کے متمدن ہونے کے قائل ہیں لیکن اندرونی مقامات کے عربوں کے تمدن کے نہیں۔[12]

علامہ شبلی اس بات کو دلیل بناتے ہیں کہ عربی زبان میں جن چیزوں کو تمدن اور اسباب معاشرت سے تعلق ہے ان کے لیے الفاظ موجود نہیں۔[13] ڈاکٹر صدیقی اس بات کی مندرجہ ذیل الفاظ میں تردید کرتے ہیں:

> مولانا مرحوم کے اس نقطہ نظر یا نظریہ تمدن کی تردید ان صحیح احادیث و روایات سے ہوتی ہے اس نظریہ کی خامی یہ ہے کہ اس کا مدار صرف لسانی اثبات پر ہے یا چند اکا دکا روایات و احادیث پر، مجموعی روایات و احادیث کا تناظر سامنے ہوتا تو یہ نظریہ وجود ہی میں نہ آتا۔[14]

ڈاکٹر صدیقی نے اسلامی تہذیب و تمدن کو نمایاں کرنے کے لیے بے حد قیمتی تحریریں لکھی ہیں اس حوالے سے ان کی مندرجہ ذیل کتب و مقالات اپنی شہرت رکھتے ہیں:

- عہدِ نبوی ﷺ کا تمدن
- عہدِ نبوی ﷺ کی تہذیب
- تاریخ تہذیبِ اسلامی
- قبل بعثت اعمال و سنن کی دینی حیثیت
- رسول اللہ ﷺ کے رضاعی مائیں
- عبد المطلب ہاشمی، رسول اللہ ﷺ کے دادا
- کفالتِ نبوی ﷺ کی وصیتِ عبد المطلبی

اسی طرح دیگر کتب و مقالات سیرت میں موصوف نے تہذیب و تمدن اسلامی کے کئی پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے اس حوالے سے ڈاکٹر صدیقی کا پورا کام رسول اللہ ﷺ کے عہد کی ترجمانی کرتا ہے۔

تاریخی وسیاسی مطالعات سیرت

پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی کا پسندیدہ ترین موضوع اسلامی تاریخ نگاری تھا۔ انہوں نے اپنے ذوق کے پیشِ نظر ما قبل ولادت و بعثت سے لے کر عہدِ نبوی ﷺ اور ما بعد عہدِ نبوی ﷺ سے متعلق ایک وقیع و مفصل سرمایہ تحریر چھوڑا ہے۔ موصوف عام تاریخ اور اسلامی تاریخ نگاری دونوں کو الگ سمجھتے تھے۔ اس کا اظہار اپنے ایک مقالے میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> عمومی تاریخ لکھنے کی بہ نسبت اسلامی تاریخ نگاری زیادہ مشکل اور پیچیدہ تر عمل ہے بالخصوص ایک راسخ العقیدہ مسلم مورخ کے لیے یہ بڑے جان جوکھم کا کام ہے۔ صدرِ اسلام کی تاریخ سے مذہب و عقیدہ کا رشتہ جڑا ہوا ہے۔ لہٰذا اس وادیٔ پر خار میں پھونک پھونک کر قدم رکھنا ضروری ہے ذرا قدم بہکے، لغزش زبان و قلم ہوئی تو نہ صرف بال و پر جل جانے کا خطرہ ہے بلکہ دین و دنیا کی ساری متاع لٹ جانے کا بھی خدشہ ہے۔[15]

ڈاکٹر صدیقی نے اس میدان میں قدم رکھا تو اپنے لیے ایک ممتاز حیثیت حاصل کر لی۔ اسلامی تاریخ کے حوالے سے ان کی متعدد کتب و مقالات شائع ہو چکے ہیں "تاریخ تہذیبِ اسلامی" ان کی ایک جامع کتاب ہے جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے حصہ اول میں مصنف نے قبل از بعثت دورِ جاہلیت اور دورِ نبوی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، حصہ دوم میں اسلامی خلافت، حصہ سوم میں خلافت عباسی اور آخر میں اندلس، شمالی افریقہ اور صقیلہ کی تاریخ کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح بنو ہاشم اور بنو امیہ کی سیاسی و تہذیبی تاریخ کے حوالے سے ان کی کتاب "بنو ہاشم اور بنو امیہ کے معاشرتی تعلقات" ایک اہم سنگ میل ہے۔ اسلامی تاریخ نگاری میں ان کی مندرجہ ذیل کتب و مقالات بھی منظر عام پر آ چکے ہیں:

- خلافتِ اموی، خلافتِ راشدہ کے پس منظر میں
- خلجی خاندان از کے ایس لال (انگریزی سے ترجمہ)
- اندلس میں علوم کا ارتقاء
- عہدِ نبوی ﷺ میں قریش و ثقیف کے تعلقات

اسی طرح موصوف نے رسول اللہ ﷺ کے دورِ حکومت اور حکومتی خاکے پر بے شمار تحریریں لکھی ہیں۔ اس حوالے سے ان کی مندرجہ ذیل کتب امتیازی حیثیت رکھتی ہیں:

- عہدِ نبوی ﷺ کا نظامِ حکومت
- عہدِ نبوی ﷺ میں تنظیم ریاست و حکومت

حاصل کلام

ڈاکٹر صدیقی کا تمام سرمایہ سیرت و تاریخ ایک اہم مراجع کی حیثیت رکھتا ہے۔ موصوف نے سیرت و تاریخ نگاری میں جن موضوعات و عنوانات کا انتخاب کیا اس پر ان کی شخصیت قابل داد و قابل رشک ہے۔ بلا ترددمعاصر سیرت نگاروں میں جو مقام انہیں حاصل ہوا ہے وہ کسی اور کی قسمت میں نہیں آسکا۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور سیرتِ ہادیٔ اعظم ﷺ کے لکھنے کی برکت تھی کہ انہیں یہ مقام حاصل ہوا۔ انہوں نے موضوعاتِ سیرت کی جدت و ندرت کو رواج دیا، سیرت کا تعلق مختلف علوم کے ساتھ جوڑ کر اس موضوع کی وسعت و اہمیت کو نمایاں کیا ہے۔ اس کے ساتھ سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے تاکہ امتِ خیر البشر ﷺ صحیح معنوں میں اپنے ہادی و مرشد کو پہچان کر اور ان کے راستے پر چل کر دنیا و اخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔

حواشی و حوالہ جات

1 فلاحی، سمیع اختر، **ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی اور تطبیقی سیرت نگاری**، مشمولہ: مجلہ علوم اسلامیہ، خصوصی اشاعت، (علی گڑھ: ادارہ علوم اسلامیہ ،2020ء)، جلد 37، ص 65۔

2 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، **سیرت نگاری کا صحیح منہج**، مشمولہ: تحقیقات اسلامی، (علی گڑھ: ادارہ علوم اسلامیہ، دسمبر 2001ء)، جلد 20، شمارہ 4، ص 33۔

3 ندوی، عدنان احمد، **ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی اور مطالعہ سیرت**، مشمولہ: مطالعات سہ ماہی رسالہ، (نئی دہلی: انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو سٹڈیز، اکتوبر 2021ء)، جلد 15-16، شمارہ 1-4، ص 203۔

4 ایضاً، ص 202۔

5 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، **خطبات سرگودھا**، مرتبہ: ڈاکٹر عبدالروف ظفر، (لاہور: ادارہ نشریات، 2008ء)، ص 19-21۔

6 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، **سیرت نگاری کا صحیح منہج**، مشمولہ: تحقیقات اسلامی، (علی گڑھ: ادارہ علوم اسلامیہ، اکتوبر-دسمبر 2001ء)، جلد 20، شمارہ 4، ص 25۔

7 صدیقی، **خطبات سرگودھا**، ص 26۔

8 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، **مکی اسوہ نبویؐ-مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل**، (علی گڑھ: ادارہ علوم اسلامیہ، سن ندارد)، ص 11۔

9 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، **نبی اکرم ﷺ اور خواتین-ایک سماجی مطالعہ**، (لاہور: ادارہ نشریات، 2014ء)، ص 13۔

10 صدیقی، **میری سیرت نگاری کی کہانی**، ص 50۔

11 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، **عہد نبوی ﷺ کا تمدن**، (لاہور: کتاب سرائے، 2011ء)، ص 12۔

12 ایضاً۔

13 شبلی نعمانی، علامہ، **سیرۃ النبی ﷺ**، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، سن ندارد)، 1/ 76۔

14 صدیقی، **عہد نبوی ﷺ کا تمدن**، ص 12۔

15 صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، **اسلامی تاریخ نگاری کے مسائل اور ان کا حل**، مشمولہ: مجلہ علوم اسلامیہ، (علی گڑھ: ادارہ علوم اسلامیہ ،1987ء) جلد نمبر 13، شمارہ 1-2، ص 69۔